رجسٹرڈ نمبر ۲۷

۲۰ ہجرت ۱۳۴۴ ہش | ۱۸ محرم ۱۳۸۵ ھ | ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ نیند ذرا دیر سے آئی ویسے طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔

قادیان ۱۸ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے بازو پر لگا پلستر تا حال اتارا نہیں گیا۔ دوسرے زخموں کی حالت بھی بہتر ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب اب دفتر میں کچھ وقت تشریف لاکر سلسلہ کا کام کرنے لگے ہیں۔ کمزوری بتدریج دور ہو رہی ہے۔ احباب صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

امریکہ کے شہر ڈیٹن (اوہایو) میں خانۂ خدا کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی تائید و نصرت

(از مکرم عبد الحمید صاحب مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

اوہایو (OHIO) ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی پچاس ریاستوں میں سے ایک ریاست ہے اس کا رقبہ ۴۱۲۲۲ مربع میل ہے اور اس کی آبادی ۹،۷۰۶،۳۹۷ افراد پر مشتمل ہے۔

ریاست کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے شمال میں ریاست مشی گن (Mishigan) اور جھیل ایری مشرق میں ریاست ہائے پنسلوینیا (Pennsylvania) اور ویسٹ ورجینیا (West-Virginia) واقع ہیں۔ جنوب میں ویسٹ ورجینیا اور کنٹاکی (Kentucky) کی ریاستیں ہیں۔ اور مغرب میں ریاست انڈیانا (Indiana) ہے۔ ریاست کا کہتر فی صدی حصہ کاشت کاری کے لئے وقف ہے۔ یہاں کی مشہور پیداوار مکئی۔ گندم۔ سویابین۔ تمباکو اور انگور ہیں۔ اس ریاست کے صنعتی کارخانوں میں مندرجہ ذیل اشیاء تیار ہوتی ہیں:۔

مشینری۔ بجلی کا سامان۔ اسٹیل۔ اشیائے خوردنی۔ کیمیائی اشیاء۔ ربڑ۔ پتھر (Stone) و شیشے کا سامان۔

اعلیٰ تعلیم کے اداروں کی تعداد ۶۵ ہے۔

ڈیٹن ریاست اوہایو کا ایک مشہور شہر ہے۔ جس کی آبادی ۲،۷۰،۹۴۰ افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر میں آرول (Orvella) اور ولبر رائٹ (Wilbur Wright) نے پہلی مرتبہ کامیاب ہوائی جہاز تیار کرکے دنیا کی تاریخ میں ایک نیا باب قائم کیا تھا

ڈیٹن نیشنل کیش رجسٹر کا گھر ہے۔ اور جنرل موٹرز کی پانچ شاخیں یہاں قائم ہیں۔ ڈیٹن میں عیسائیت کے گرجوں کی تعداد پانچ صد کے قریب ہے اور پادریوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔

آج سے تینتیس سال قبل جماعت احمدیہ کی کوششوں سے بعض عیسائی افراد مشرف باسلام ہو گئے تھے۔ اس طرح سے یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی کچھ عرصہ تک تو جماعت کے افراد ماہوار کرایہ پر لئے ہوئے مکان میں نمازوں اور اجلاس میں شمولیت کے لئے جمع ہوتے رہے۔ آخر کار ۱۹۵۲ء میں مکرم ولی کریم صاحب مرحوم نے جو یہاں کے باشندہ تھے۔ اپنی واحد ملکیت میں سے ایک قطعہ زمین جماعت کے نام ہبہ کر دیا جماعت کے ممبران نے مل کر اس قطعہ زمین پر ایک عظیم الشان مسجد کی بنیادیں کھڑی کر دیں۔ مگر مالی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے صرف ایک تہ خانہ جس میں دو غسل خانے ایک باورچی خانہ اور ایک اسٹور روم ہے تعمیر کر سکے۔ مگر اصل مسجد کی عمارت نہ بنا سکے۔

۱۷ مئی ۱۹۶۳ء کو اس عاجز کو اس شہر میں متعین کیا گیا ہم نے مرکز سلسلہ میں درخواست روانہ کی کہ مسجد کی تعمیر کے لئے گرانٹ دی جائے۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ گرانٹ نہ مل سکی۔ دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ جماعت کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ مل کر اس بوجھ کو اٹھاوے۔ عمارت پر خرچ کا تخمینہ ۲۵ سے ۳۵ ہزار ڈالر کے درمیان تھا۔ اور جماعت کی مالی حالت کا یہ عالم تھا کہ باقاعدہ چندہ دہندگان کی تعداد بہت کم تھی اور ان کا ماہوار چندہ زیادہ سے زیادہ ۷۰ ڈالر تک ہوتا اندریں حالات جرأت نہ پڑتی تھی۔ کہ کیونکر جماعت کو اس بار گراں اٹھانے کی تحریک کی جاوے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے اس مبارک تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ تحریک کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کی ایک سالانہ جلسہ کی معرکۃ الآراء تقریر جس میں حضور نے اسلامی اذان کی فلاسفی بیان کی تھی کا ملخص اپنی زبان میں پیش کر دیا۔ ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی کہ فرشتہ سیرت مکرم ولی کریم مرحوم مجلس میں کھڑے ہو گئے کانپتے ہوئے لبوں کے ساتھ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر جماعت کے کسی فرد نے بھی امداد نہ دی تو میں خود مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کروں گا"

یہ کہہ کر انہوں نے اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور زار و قطار رونے لگے۔ ان اخلاص بھرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے وہ برکت ڈالی کہ اسی وقت ایک دوست مکرم عبد القدیر صاحب نے مبلغ ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کر دیا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ نے ایک صد ڈالر اور خدام نے ۶۰ ڈالر کے وعدہ جات لکھوائے۔ چند دنوں کے بعد مکرم عبد القدیر صاحب نے اپنے وعدہ کی رقم ادا کر دی۔ اور بعد میں مکرم ولی کریم صاحب نے بھی ایک ہزار ڈالر نقد پیش کر دیئے۔ چنانچہ ہم نے مرکز کی اجازت سے ایک مقامی بنک میں احمدیہ موومنٹ ان اسلام بلڈنگ فنڈ کے نام سے ایک اکاؤنٹ کھول دیا۔

مکرم ولی کریم صاحب مرحوم سے اس عاجز نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ وہ کس طرح اکیلے مسجد کی تعمیر کا خرچ برداشت کرنے کے لئے آمادگی کا اظہار کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے خود ہی مجھے بتایا تھا کہ ایک قطعہ زمین جس کی قیمت تقریباً چار ہزار ڈالر ہے فروخت کرکے اس رقم کو مسجد کی تعمیر پر خرچ کریں گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ اپنی کسی تجویز پر عمل کر سکتے ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ایک ہاسپیٹل میں بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس وقت تک مسجد فنڈ میں ۳۰۰۳ (تین ہزار تین سو تین) ڈالر تک رقم جمع ہو چکی تھی۔ بظاہر حالات ناساز گار تھے مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہمارے پیارے آقا نے ہمیں پہلے سے یہ تعلیم دے رکھی ہے کہ:

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

عجیب اتفاق ہے کہ ہماری اسٹیٹ اوہایو (دی بک آئی اسٹیٹ) کا Motto (ماٹو) بھی یہ ہے:۔

"With God all Things are Possible"

یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے۔ یہ ماٹو در حقیقت قرآن شریف کی آیت "ان اللہ علی کل شیء قدیر" کا ترجمہ ہے۔ برادرم ولی کریم صاحب مرحوم کی وفات سے یہ عاجز مایوس نہ ہوا۔ اور مسجد کے لئے چندوں کی تحریک کا سلسلہ جاری رکھا۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رامائن آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء

خلافت کی برکات

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ حضور کی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق تمام جماعت نے بالاتفاق حاجی الحرمین حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کا خلیفہ اور جانشین منتخب فرمایا۔ اور قادیان میں حاضر الوقت جملہ احباب جماعت نے بطور خلیفۃ المسیح حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری کی حیثیت سے جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے بیرونجات کے احباب کو بذریعہ اخبارات جلد بیعت کر لینے کی تحریک کی۔

احباب جماعت دلشمول صدر انجمن احمدیہ کا حضور علیہ السلام کے بعد خلافت پر اتفاق کا فیصلہ برحق تھا۔ اس لئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل جو افتراق و انشقاق امت محمدیہ میں راہ پا چکا تھا۔ اور یہ خیر امت مختلف فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ضرور تھا کہ ان سب کے باہمی "تنازعات و اختلافات کو نپٹانے کیلئے خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم و عدل نازل ہو۔

خوش قسمت تھے احمدیہ جماعت کے وہ افراد جن کو حضور علیہ السلام کے عہد خوشتر میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور پھر ایمان کے ساتھ آپ کی رفاقت و مصاحبت میسر آئی۔ اور وہ فرقہ ناجیہ میں شامل ہو گئے۔ مسیح الزمان و مہدی دوران کی بیعت کے نتیجہ میں انہیں تازہ اور زندہ ایمان میسر آیا۔ ان کی عملی حالت میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا۔ ان کے دلوں میں خدمت و اشاعت دین کا نہ ختم ہونے والا جوش پیدا ہوا۔ اس قسم کی قلبی ماہیت ہر زمانہ کے مامور کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔

درحقیقت ہر زمانہ کا مامور اور مرسل وہ مرکزی وجود ہوتا ہے جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ اپنی قدرت کا جلوہ دکھاتا ہے باوجود طبائع و امزجہ کے باہمی اختلاف کے ایسی برگزیدہ ہستی ہی کا روحانی کمال ہوتا ہے۔ جو ان سب رنگی دلی آلودگیوں کو دھو کر انہیں پاک و صاف بنا دیا جاتا ہے اور اخوت کی سلک میں منسلک کر دیا جاتا ہے ان منتشر اکائیوں کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جاتا ہے۔ یعنی طرح ان میں ایک نیا نظام جاری کر دیا جاتا ہے۔ مامور من اللہ وہ درمیانی واسطہ ہوتا ہے جو مختلف طبائع کو جوڑنے اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد دیتا ہے۔ تب ان میں اخوت و محبت۔ اور اطاعت و فرمانبرداری کا ایسا جذبہ ابھر آتا ہے کہ افراد کی یہ کثرت ایک مثالی وحدت کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ ایک ہاتھ کے اٹھنے سے سب اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے گرنے سے سب رک جاتے ہیں۔ تب ان کے ذریعہ ایسا روحانی انقلاب آنا شروع ہو جاتا ہے کہ اندر ہی اندر ایک دنیا ان کی طرف کھنچی چلی جاتی ہے

اس بات سے انکار نہیں کہ ہر زمانے کے مامور اور مرسل کو بشریت کا جامہ رکھتے ہوئے طبعی عمر پوری کر لینے کے بعد اس جہان سے رخصت ہو جانا ہوتا ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وہ نیک کام جسے مامور من اللہ کے ذریعہ دنیا میں رائج کیا گیا اور وہ پودہ جو اس کے مبارک ہاتھ سے دنیا میں لگایا گیا ممکن نہیں کہ احکم الحاکمین اسے لاوارث چھوڑ دے اور اس کی نگہداشت اور آبیاری کے سامان نہ کرے بلکہ حکیم مطلق کی حکمت کاملہ اسی وقت جماعت صالحین کی توجہ کو ایک مرد کامل کی طرف پھیر دیتی ہے۔ جماعت مومنین کی نظر انتخاب اس جوہر قابل کو چن لیتی ہے۔ ادھر اللہ کا کام لے کر وہ اس بار گراں کو اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھا لیتا ہے۔ تو دوسری طرف خدا تعالےٰ بھی اسے ایسا شرح صدر بخشتا ہے۔ اور اسی ہمت اور توفیق عطا فرماتا ہے کہ روحانیت کا یہ قافلہ پھر سے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگتا ہے

وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو کسی وقت کے بعد سرے سے خلافت سے منکر ہو بیٹھے یا کچھ دیر خلافت کے زیر سایہ چل کر بعد میں اس قافلہ سے بچھڑ گئے۔ اور ان کی مثال ان صحرا نوردوں کی سی ہے جو بلا کسی رہبر کے دشوار گذار اور سخت خوفناک رستوں کو پار کر لینا چاہتے ہوں۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے تحت حضور کے بعد تیس سال تک خلافت راشدہ قائم رہی اس کے بعد الٰہی نوشتوں کے تحت مسلمانوں میں ملوکیت کا دور چلا اور مسلمانوں نے ایک بڑے خطہ پر سینکڑوں سال بڑی شان و شوکت سے حکومتیں کیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ روحانیت کا وہ نور جسے حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو منور کیا گیا۔ بوجہ بُعد زمانی کے جوں جوں یہ دنیا اس سے دور ہوتی چلی گئی۔ تو ان انوار و برکات میں بھی کمی آتی چلی گئی۔ تا آنکہ فیج اعوج کا زمانہ شروع ہو گیا۔ اور آج یہ حالت ہے کہ مسلمانان عالم بڑے ہی افسوسناک تنزل سے دوچار ہیں۔ ان کی یہ ناگفتہ بہ حالت ہر دردمند دل کو خون کے آنسو رلاتی ہے۔ حضرات علماء نے اصلاح احوال کے لئے سب جتن کر لئے۔ ہر قسم کی تدبیریں آزمائیں مگر امت کا افتراق و انشقاق سب مفکرین کے لئے ایک عقدہ لا ینحل بن کر رہ گیا ہے

اگرچہ بعض روشن دماغ اس حقیقت تک بھی جا پہنچے جو امت کو مسلک وحدت میں پرو دے۔ چنانچہ انہوں نے غیر مبہم طریق سے اس بات کو تسلیم کیا کہ "خلافت" ہی وہ نقطہ مرکزیہ ہے جس سے وابستگی کے نتیجہ میں امت کی تمام امراض کا مداوا ہے لیکن افسوس کہ اس سے اگلے مرحلہ پر خطرناک ٹھوکر کھائی جبکہ اپنی دانست کے تحت اسلامی خلافت کے احیاء کا کام خود ہی کرنے لگے۔ وہ بھول گئے کہ اس منصب عالی پر فائز کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں بلکہ یہ کام تو خدا تعالےٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ جیسے کہ سورۃ نور میں اس نے اس طرح وعدہ دیا:-

وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصلحت
لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین من
قبلھم

کہ اللہ تعالےٰ نے تم میں سے مومن عمل صالح بجا لانے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے تجھ سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

چنانچہ نہ صرف یہ کہ اس آیت کریمہ کے تحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ہوا۔ بلکہ مذکورۃ الصدر حدیث نبوی کی روشنی میں یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ خلافت راشدہ کے گذر جانے اور دور ملوکیت کے بیت جانے کے بعد فیج اعوج کا زمانہ آنے والا تھا۔ جس کے بعد حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کا اگلا حصہ ان الفاظ میں مذکور ہے

ثم تکون الخلافۃ علی
منہاج النبوۃ

یعنی اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت کا قیام عمل میں آئے گا

چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام فرمایا۔ مگر افسوس کہ دنیا کی آنکھیں اس مقدس وجود کو پہچاننے اور اس کے صحیح مقام کے جاننے سے محروم رہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنی ضمیر کی آواز کو دبا نہ سکے۔ ہر مسلمانوں کو قعر مذلت سے نکالنے کے لئے خلافت کی ضرورت کے لئے اندر ہی اندر انہیں بے چین کر رہی ہے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے اپنے خود ساختہ خلفاء کو خلعت خلافت پہنانے کا پورا زور لگایا مگر ان کی ایسی تمام کوششیں ناکام رہیں۔

غور طلب بات یہ ہے کہ باوجود شدید تڑپ اور بڑی ہی جدوجہد کے ان لوگوں کو ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا کیوں نصیب ہوا اور اپنے من پسند فرد یا افراد کو اس منصب پر فائز کرنے میں کامیاب کیوں نہ ہوئے حقیقت وہی ہے جس کی ہم اوپر وضاحت کر آئے ہیں کہ خلافت کے منصب پر فائز کرنا کسی بشر کا کام نہیں یہ کام خدا کا ہے اس کی نظر انتخاب جس پر پڑی وہی حقیقت میں اس کا حقدار ہے۔ اور اس سے وہ سب کام بھی پورے ہوں گے۔ اور کوئی طاقت نہیں جو خدائی کاموں کو روک سکے۔

آپ سورت جمعہ کی ابتدائی آیات ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمایا۔ پہلی بعثت کے متعلق تو کسی کو کلام نہیں رہی دوسری بعثت جو آخری زمانہ میں مقدر ہے وہ آپؐ کے بروز کامل کی صورت میں ہونے والی ہے۔ اور حضور کا یہ بروز وہی ہے جسے سورۃ نور کی آیت استخلاف کے تحت خدا تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے طور پر آخری زمانہ میں کھڑا کرنے کا وعدہ دیا ہے۔ وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہوتے ہوئے اور امتی کہلاتے ہوئے ظلی طور پر نبی کا لقب پانے والا ہے۔ اس طرح اس پر آشوب زمانہ میں محمدی نبوت نے اپنے افاضہ روحانی کا کرشمہ دکھایا۔ اس برگزیدہ وجود کی طبعی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے اپنے ہی وعدہ کے مطابق یہاں بھی خلافت کا سلسلہ جاری کیا جس کی صداقت پر خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت ایک زندہ گواہ ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ احمدیہ جماعت آج روئے زمین پر حقیقی معنوں میں جو دین اسلام کی خدمت اور اس کی اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ اس سے دوسری اسلامی جماعتیں یکسر محروم و بے نصیب ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

معارف القرآن

نظامِ جماعت اور اس کی برکات بغیر خلافت کے حاصل نہیں ہو سکتیں

خلیفہ کے بغیر اطاعتِ رسول بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہے (کہ)

سب کو وحدت کے ایک رشتہ میں پرو دیا جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آیتِ استخلاف کا ذکر فرماتے ہوئے حضور مزید یہ فرماتے ہیں :-

اس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کر دے گا ۔ اور خلافت کے ذریعہ سے ان کو ان کے دین پر قائم فرمائے گا ۔ جو خدا نے اُن کے لئے پسند کیا ہے ۔ اور اس دین کی جڑیں مضبوط کر دے گا ۔ اور خوف کے بعد امن کی حالت اُن پر لے آئے گا جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کریں گے ۔

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں ۔ اگر مسلمان خلافت پر قائم نہیں رہیں گے ۔ اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے ۔ اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا ۔

پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کو نصیحت

کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ یعنی خلافت کا نظام جاری کیا جائے ۔ تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو ۔ اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو ۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعتِ رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے ۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن الفاظ میں بیان فرمایا کہ

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ اَعْصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ

جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی ۔ اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی ۔ اس نے میری نافرمانی کی پس اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے ۔ کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہو گی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں زکوٰتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور زکوٰۃ کی ادائیگی بھی

خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی

چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا ۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہو گئے ۔ تو اہلِ عرب کے کثیر حصہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ حکم صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مخصوص تھا ۔ بعد کے خلفاء کے لئے نہیں ۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا ۔ بلکہ فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی رسی بھی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کریں گے تو میں اُن سے جنگ جاری رکھوں گا اور اُس وقت تک بس نہیں کروں گا جب تک اُن سے اُسی رنگ میں زکوٰۃ وصول نہ کر لوں جس رنگ میں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے ۔ چنانچہ آپؓ اس مہم میں کامیاب ہوئے ۔ اور

زکوٰۃ کا نظام

پھر جاری ہو گیا ۔ جو بعد کے خلفاء کے زمانوں میں بھی جاری رہا مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا ۔ اور یہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا تھا کہ اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو مسلمان زکوٰۃ کے حکم پر عمل ہی نہیں کر سکتے ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ زکوٰۃ جیسا کہ اسلامی تعلیم کا منشاء ہے امراء سے لی جاتی ہے ۔ اور

ایک نظام کے ماتحت

غرباء کی ضروریات پر خرچ کی جاتی ہے ۔ اب ایسا دبھی ہو سکتا ہے ۔ جہاں ایک باقاعدہ نظام ہو ۔ اکیلا آدمی اگر چند غرباء میں زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم بھی کر دے تو اس کے وہ خوشگوار نتائج کہاں نکل سکتے ہیں جو اس صورت میں نکل سکتے ہیں جبکہ زکوٰۃ ساری جماعت سے وصول کی جائے اور ساری جماعت کے غرباء میں تقسیم کی جائے یہ مسئلہ اُن سارے اسلامی بادشاہوں کو مجرم قرار دیتا ہے جو سرکاری بیت المال کو اپنی ذات پر اور اپنے تعیش پر قربان کرتے تھے اور بڑے بڑے محل اور بڑی بڑی سیرگاہیں بناتے تھے ۔ اگر پبلک اس کا آرڈر دیتی چونکہ اس کا روپیہ تھا جائز ہوتا بشرطیکہ اسراف نہ ہوتا لیکن پبلک نے کبھی آرڈر نہیں دیا اور پھر وہ اسراف کی حد سے بھی آگے نکلا ہوا تھا ۔ اس لئے یہ سارے کام ناجائز تھے ۔ اور ان لوگوں کو گنہ گار بناتے تھے ۔ نہ اسلام کو

تختِ طاؤس

کی ضرورت تھی ۔ نہ تاج محل کی ضرورت تھی نہ قصرِ زہرہ کی ضرورت تھی ۔ نہ بغداد کے محلاتِ ہارون الرشید کی ضرورت تھی ۔ یہ ساری کی ساری چیزیں اسلامی شوکت کی بجائے چند افراد کی شوکت ظاہر کرنے کے لئے بنائی گئی تھیں ۔ اسی لئے آخر میں ان خاندانوں کی تباہی کا باعث بنیں ۔

اسی طرح اقامتِ صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اب اگر

خلافت کا نظام

نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے ۔ مثلاً اس جگہ کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے اور اسلام اُن سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے ۔ اگر ایک مرکز ہو گا اور ایک خلیفہ ہو گا ۔ جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اُسے تمام اکنافِ عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی ۔ کہ یہاں یہ ہو رہا ہے ۔ اور وہاں وہ ہو رہا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے ۔ اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے آپ کو پیش کرنے کی ضرورت ہے ۔ اسی لئے حنفیوں کا یہ فتویٰ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں کوئی سلطان نہ ہو جمعہ پڑھنا جائز نہیں اور اس کی تہہ میں یہی حکمت ہے جو میں نے بیان کی ہے ۔ اسی طرح عیدین کی نمازیں ہیں ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ ہمیشہ قومی ضرورتوں کے مطابق خطبات پڑھا کرتے تھے مگر جب خلافت کا نظام نہ رہے تو انفرادی رنگ میں کسی کو قومی ضرورتوں کا کیا علم ہو سکتا ہے ۔ اور وہ ان کو کس طرح اپنے خطبات میں بیان کر سکتا ہے ۔ بلکہ یہ ممکن ہے ۔ کہ حالات سے

ناواقفیت کی وجہ سے

وہ خود بھی دھوکا میں مبتلا رہے اور دوسروں کو بھی دھوکا میں مبتلا رکھے ۔ میں نے ایک دفعہ کہیں پڑھا کہ آج سے

ستر اسی سال پہلے ایک شخص بیکانیر کے علاقے کی طرف سیر کرنے کے لئے نکل گیا۔ جمعہ کا دن تھا وہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تو اس نے دیکھا کہ امام نے پہلے فارسی زبان میں مرّوجہ خطبات میں سے کوئی ایک خطبہ پڑھا اور پھر ان لوگوں سے جو مسجد میں موجود تھے کہا کہ آؤ اب ہاتھ اُٹھا کر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین جہانگیر بادشاہ کو سلامت رکھے۔ اب اس بیچارے کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ جہانگیر بادشاہ کو فوت ہوئے سینکڑوں سال گذر چکے ہیں۔ اور اب جہانگیر نہیں بلکہ انگریز حکمران ہیں۔ غرض جمعہ جو نماز کا بہترین حصہ ہے اسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہو سکتا ہے۔ جب مسلمانوں میں خلافت کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور یہ

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

کہ کئی غیر احمدی بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

درحقیقت لیڈر کا کام لوگوں کی رہنمائی کرنا ہوتا ہے۔ مگر یہ رہنمائی وہی شخص کر سکتا ہے جس کے پاس دُنیا کے اکثر حصوں سے خبریں آتی ہوں۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں۔ صرف اخبارات سے اس قسم کے حالات کا علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اخبارات میں بہت کچھ جھوٹی خبریں درج ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ اُن میں واقعات کو پورے طور پر بیان کرنے کا التزام نہیں ہوتا۔ لیکن

ہمارے مبلّغ

چونکہ دنیا کے اکثر حصوں میں موجود ہیں اور پھر جماعت کے افراد بھی دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے اُنکے ذریعہ مجھے ہمیشہ سچی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ اور میں اُن سے فائدہ اُٹھا کر جماعت کی صحیح رہنمائی کرتا رہتا ہوں۔ پس درحقیقت اقامۃ الصلوٰۃ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اطاعتِ رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو

وحدت کے ایک رشتہ میں

پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آجکل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آجکل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں پھر صحابہؓ اور آجکل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے۔ یہی ہے کہ صحابہؓ میں ایک نظام کے تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی رُوح حدِ کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے۔ صحابہؓ اُسی وقت اُس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ اطاعت کی رُوح آجکل کے مسلمانوں میں نہیں۔ مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے۔ روزے بھی رکھیں گے۔ حج بھی کریں گے مگر ان کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا پس جب بھی خلافت ہوگی۔ اطاعتِ رسول بھی ہوگی کیونکہ

اطاعتِ رسول

یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو۔ یا حج کرو۔ یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔ اطاعتِ رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں۔ اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں۔ اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی۔ تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی۔ اور تمہارے دل سے اطاعتِ رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔ ہماری جماعت کو چونکہ

ایک نظام کے ماتحت رہنے کی عادت

ہے۔ اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر ہماری جماعت کے افراد کو آج اُٹھا کر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اسی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں گے جس طرح صحابہؓ اطاعت کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی غیر احمدی کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے تم اس زمانہ میں لے جاؤ تو تمہیں قدم قدم پر وہ ٹھوکریں کھاتا ہوا دکھائی دے گا۔ اور وہ کہے گا ذرا ٹھہر جائیں مجھے فلاں حکم کی سمجھ نہیں آئی۔ بلکہ جس طرح

ایک پٹھان کے متعلق

مشہور ہے کہ اُس نے کہہ دیا "خو محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا"! کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکتِ کبیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح وہ بعض باتوں کا انکار کرنے لگ جائے گا لیکن اگر ایک احمدی کو لے جاؤ تو اُس کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ وہ کسی غیر مانوس جگہ میں آگیا ہے۔ بلکہ جس طرح مشین کا پرزہ فوراً اپنی جگہ پر لگ جاتا ہے۔ اُسی طرح وہ وہاں پر فِٹ آجائے گا۔ اور جاتے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سپاہی بن جائے گا۔ اور آپؐ کے ہر حکم کی بلا چون و چرا اطاعت کرنے لگ جائے گا۔ اور آئمہ اربعہ اس کے لئے کبھی ٹھوکر کا موجب نہیں بنیں گے کیونکہ وہ سمجھتا ہوگا کہ

اصل حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کا ہے۔ آئمہ اربعہ تو محض آپؐ کے غلام بلکہ آپ کے شاگردوں کے بھی شاگرد ہیں +

جماعتہائے احمدیہ کیرالہ کی آٹھویں صوبائی کانفرنس

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی صوبائی کانفرنس قصبہ نلمبور ضلع کالیکٹ میں مورخہ ۲۴ و ۲۵ ؍اپریل بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوئی۔ یہ جگہ جو خوشنما پہاڑیوں اور سرسبز جنگلوں کے درمیان واقع ہے اس مرتبہ جماعتہائے احمدیہ کیرالہ کی مجلس عاملہ نے اس کو صوبائی اجتماع کے لئے موزوں قرار دیا اور کیرالہ کی احمدی جماعتوں کو جو تمام صوبہ میں پھیلی ہوئی ہیں اس فیصلہ کی اطلاع دی۔ اور صوبہ کی تمام جماعتوں نے اس فیصلہ پر اظہارِ مسرّت کیا۔ اور تواریخ مذکورہ پر ہر طرف سے احمدی جوق در جوق نلمبور کی طرف آنے لگے۔ یہاں کے ڈاک بنگلہ اور مختلف وجنگ ہاؤس وغیرہ ان مہمانوں کے لئے پہلے سے ہی ریزرو کر لئے گئے تھے۔

یہ بات یہاں قابلِ ذکر ہے کہ اس جگہ ہماری کوئی جماعت نہیں ہے۔ اس لئے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہر جماعت حتی الوسع کوشش کرتی رہی اور زیادہ سے زیادہ نمائندے بھیجنے کے لئے کوشاں رہی۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ کم از کم پانصد احمدی کیرالہ کے مختلف علاقوں سے ۲۴ ؍کی شام تک نلمبور پہنچے۔

مجلس عاملہ نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ اس صوبائی کانفرنس کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ناظر دعوت و تبلیغ کو مدعو کیا جائے۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب ابھی بعض مجبوریوں کی بناء پر تشریف نہیں لا سکتے تھے اس لئے اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج تبلیغ بمبئی کو مدعو کیا گیا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نظارت کی ہدایت کے مطابق ۲۴ ؍اپریل کی شام کو نلمبور پہنچے۔ محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل انچارج تبلیغ کیرالہ پہلے ہی یہاں رونق افروز ہو گئے تھے۔ خاکسار بھی ۲۴ ؍کو کینانور سے نلمبور پہنچ گیا۔

جلسہ گاہ کا منظر

نلمبور کی آبادی کے درمیان ایک وسیع میدان ہے اسی کو جلسہ گاہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ کیرالہ کی تمام جماعتوں کے خدام خصوصاً مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ و کروانی کے نوجوانوں نے اس جلسہ گاہ کی آراستگی اور زیبائش میں نمایاں حصہ لیا اور اپنا یہ فریضہ نہایت ہی حسن و خوبی سے سرانجام دیا۔ جلسہ گاہ خوبصورت جھنڈیوں اور بیسیوں ٹیوب لائٹوں سے مزیّن کی گئی تھی اور جلسہ گاہ میں ایک اونچا سٹیج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

تمام احباب جماعت مغرب سے قبل جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ اور جلسہ گاہ میں ہی مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ کالیکٹ کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

اب کانفرنس کا آغاز ہونے والا تھا جس کے لئے کانفرنس کی طرف سے صوبہ بھر میں مؤثر طور پر پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ بڑے بڑے جاذبِ نظر پوسٹر چسپاں کئے گئے تھے اور ہر جگہ چھوٹے چھوٹے اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ کیرالہ کے تمام مشہور اخباروں میں کانفرنس کے انعقاد کا کئی دفعہ اعلان کیا گیا۔ چنانچہ اب اس کانفرنس کے افتتاح کا وقت آیا۔ محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل کی زیرِ صدارت کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار کی تلاوتِ قرآن کریم، جناب کنجی احمد صاحب کی ملایالم نظم اور عبد العزیز صاحب کی اردو نظم کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان کی تاریخ میں کیرالہ کو بہت بڑا مقام حاصل ہے۔ آج سے دو ہزار سال قبل فلسطین میں خدا کا ایک پیغمبر حضرت یسوع مسیح پیدا ہوئے فلسطین کے رہنے والوں نے آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا بلکہ آپ کو صلیب پر چڑھا کر قتل کرنے کی

سازش کی لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ انجیل اور دنیا کی بہت سی تاریخیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ آپ فلسطین کو چھوڑ کر ہندوستان تشریف لے آئے تھے۔ فاضل مقرر نے دیگر تاریخی شواہد کے ذریعہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک برگزیدہ ساتھی طوماس کی ہندوستان اور بالخصوص کیرالہ میں تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپ کی آواز بھی ہندوستان میں سب سے پہلے اسی علاقہ کیرالہ میں ہی پہنچی تھی۔ فارسی کتاب تاریخ فرشتہ میں اس بات کی تفصیل موجود ہے کہ کیرالہ کے ایک راجہ نے شق القمر کا معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور اس کے بعد وہ راجہ عرب گئے۔ اور اسلام قبول کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے مشن کی غرض و غایت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کا پیغام زندگی اور عمل کا پیغام ہے۔ اور ملیبار اور دیگر علاقوں میں رہنے والے مسلمان جو ابھی تک جماعت احمدیہ سے دور ہیں اُن کو اپنی عقل اور فہم کے ذریعہ اس جماعت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

محترم مولانا صاحب موصوف کی اس مؤثر تقریر کا ترجمہ نہایت ہی دلنشیں اور اثر انگیز پیرایہ میں مکرم جناب این عبدالرحیم صاحب جو صوبہ کیرالہ کے ایک مخلص نوجوان احمدی ہیں اور احمدی رسالہ ستیہ دوتن کی ادارت فرماتے ہیں ساتھ ہی ساتھ سناتے رہے جس سے عوام بہت محظوظ ہوئے۔

آپ کی تقریر کے بعد جناب ایم۔ کے محمد کویا صاحب کنوینر صوبائی احمدیہ تبلیغی نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر تقریر کی۔ آپ نے اس سلسلہ میں یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقائد کے متعلق تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے تورات انجیل اور قرآن کریم کی روشنی میں ان کی تردید کی اور قرآن کریم اور اقوال رسول کریم صلعم کے ذریعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ یہ تقریر ۴۵ منٹ تک رہی۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر زیر عنوان "نبوت" ہوئی۔ خاکسار نے انبیاء کی بعثت کی غرض بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے کارناموں کا ذکر کیا۔ اور آپ کے دعوئے نبوت کی تفصیل بتائی۔ نیز انقطاع نبوت کے سلسلہ میں غیر احمدیوں کی طرف سے پیش کردہ دلائل کا بطلان قرآن و حدیث کے ذریعہ ثابت کرکے خاتم النبیین کا صحیح مطلب بیان کیا۔ نیز قرآن کریم کی متعدد آیات سے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ذریعہ نیز سلف صالحین کے اقوال سے اجراء نبوت ثابت کی۔ اور آخر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قسم کی نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ خاکسار کی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

اس روز کے جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر عنوان "نزول مسیح علیہ السلام" ہوئی۔ آپ نے سورت جمعہ کی آیت کریمہ ھو الذی بعث فی الامیین ۔۔۔۔۔ کی تلاوت کے بعد بتایا کہ آخری زمانہ میں ایک موعود نبی کی آمد کے متعلق مسلمانوں کے تمام فرقے تسلیم کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ ایک اجماع ہے۔ لیکن مختلف فرقوں میں اختلاف اس موعود کی شخصیت کے متعلق ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے اس عقیدہ کی تردید کی۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے جسد عنصری کے ساتھ نازل ہوں گے۔ نیز کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم کی تشریح کرتے ہوئے مختلف ناقابل تردید دلائل سے ابن مریم اور نزول کا مطلب بیان کیا۔ اور امامکم منکم کی تشریح کی۔ آپ نے حضرت ابن مریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مابین مماثلت کی نہایت ہی احسن پیرائے میں وضاحت کرتے ہوئے حدیث نبوی لا المھدی الا عیسیٰ کا ذکر کیا۔

مولوی صاحب کی ایک گھنٹہ کی یہ تقریر لوگوں نے نہایت ہی توجہ اور دلچسپی سے سُنی۔

آخر میں صاحب صدر محترم مولانا عبداللہ صاحب فاضل نے وفات مسیح۔ نبوت اور نزول مسیح وغیرہ عنوان پر ناقل و دلائل کے مطابق اشارۃً بعض باتیں بتانے کے بعد فرمایا کہ احمدیہ جماعت کے ہاتھ میں قرآن کریم ہے۔ اور قرآن ہمیں اس بات کی ہمت دیتا ہے کہ ہمارے عقائد اسلام اور شریعت محمدی کے عین مطابق ہیں۔ آپ نے بتایا کہ خدا کی توحید کے بعد سب سے بڑا اہم مسئلہ نبوت ہے۔ دنیا میں مختلف قسم کے انقلابات نبوت کے ذریعہ ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کے لئے تمام طاقتیں کوشاں ہیں۔ لیکن چونکہ احمدیوں کے ساتھ قرآن ہے اور خدا کی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہے اس لئے خدائی وعدہ انا لنحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے مطابق خدا تعالےٰ ہمیں اب تک نوازتا رہا ہے۔

اس صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ ٹھیک چار گھنٹوں کے بعد ۱۱ بجے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا روز

مورخہ ۲۵ر نومبر بروز اتوار صبح ۸ بجے تا ۲ بجے بعد دوپہر صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت مکرم صدیق امیر علی صاحب صوبائی پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ اور آئندہ سال کے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے۔

دوسرے روز کا جلسہ عام بعد نماز مغرب وعشاء جو کہ محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب نے جلسہ گاہ میں ہی پڑھائی تھی۔ محترم مولانا عبداللہ صاحب کی زیر صدارت مکرم قمرالدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبدالعزیز صاحب کی ملایالم نظم اور مکرم کنجی احمد صاحب کی عربی نظم کے بعد منعقد ہوا۔

جلسہ کا اصل پروگرام شروع ہونے سے قبل صاحب صدر نے بتایا کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت احمد علیہ السلام نے قرآنی تعلیم اور حضرت رسول کریم صلعم کے ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی حکومت کے ماتحت پوری وفاداری اور اطاعت گذاری کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ آپ نے اپنی جماعت کو اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف کسی قسم کی بغاوت یا عدم تعاون اور بے وفائی کا اظہار کرے۔ اس حکم کے مطابق تمام احمدیوں نے اپنے اعمال و کردار کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ہر اس حکومت کے ساتھ جس کے ماتحت وہ زندگی گذار رہے ہیں پوری اطاعت گذاری اور وفاداری اور تعاون کرتے آئے ہیں۔ اور جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ وہ حکومت کے خلاف جاری شدہ کسی تحریک میں حصہ نہیں لیتے۔

بعدۂ محترم مولانا عبداللہ صاحب فاضل نے اپنی فاضلانہ تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے ان الدین عند اللہ الاسلام ۔۔۔۔ واللہ خبیر بالعباد کی تلاوت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ملیبار میں جماعت برنہاری کوئی جماعت نہیں اور نہ کوئی ہمدرد ہے کثیر محنت و زر خرچ کرکے اور کیرلہ کے مختلف علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احمدی شریک ہوکر یہ جلسہ اس لئے منعقد کر رہے ہیں کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے متعلق علماء نے جو غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ اور حقیقی پیغام بیان سنایا جائے۔

اس کانفرنس کے انعقاد کے دو روز قبل ملیبار میں غیر احمدیوں کی طرف سے ایک زہریلا پمفلٹ شائع ہوا تھا جس کی سرخی "مسلم احباب دھوکہ میں مت آئیں" اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف مختلف قسم کی الزام تراشیاں کرکے عوام کو جماعت سے متنفر کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

محترم مولانا صاحب نے اس پمفلٹ کا مدلل جواب دیا جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ تمام سامعین یہ محسوس کر رہے تھے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے ہر فقرہ میں ایک مقناطیسی قوت عطا کر دی ہے۔

محترم مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں وفات عیسےٰ علیہ السلام ختم نبوت کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وغیرہ مسائل پر نہایت ہی احسن پیرائے میں بیان فرمایا۔ مولوی صاحب کی یہ تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم مولانا صاحب کی صحت و تندرستی اور کام کرنے والی لمبی عمر پانے کے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔

محترم مولوی صاحب کی اس تقریر کے بعد جناب این عبدالرحیم صاحب نے اسلام اور حکومت الہٰی کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر کی۔ برادرم موصوف جماعت احمدیہ کے ایک فدائی ہیں۔ بچپن سے ہی ان کے اندر تبلیغ کا جوش پایا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو تقریر کے علاوہ تحریر کا بھی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت کی تعلیمات پر مشتمل کئی چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں۔ نیز مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مایۂ ناز تصنیف "Where Did Jesus Die" کا موصوف نے ہی ملایالم زبان میں ترجمہ کرکے شائع کیا تھا۔ ایک عرصہ سے کیرلہ کے احمدی رسالہ ستیہ دوتن کی ادارت بھی فرما رہے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں پیدائش انسانی اور اس کی زندگی کے اغراض بیان کرتے ہوئے بعثت انبیاء کا مقصد واضح کیا۔ اور بتایا کہ خدا تعالےٰ انبیاء کو اس لئے مبعوث فرماتا ہے کہ انسان کو اس کی زندگی کا اصل مقصد حاصل کرائیں اور اس کی طرف رہنمائی کریں۔ اس کے بعد آپ نے حکومت کی تعریف قرآن کریم کی اصطلاح میں بیان کرتے ہوئے مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تجویز کردہ حکومت الٰہی کی وضاحت کی۔ اور بتایا کہ مودودی صاحب نے مسلمانوں کے سامنے احکام اسلام کے متعلق عجیب رنگ میں تشریح کی ہے۔

درخواست دعا۔ میرا بچہ محمد بشیر جو کہ ملازم ہے اسپر عرصہ چار ماہ سے ایک کیس ناحق چل رہا ہے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ میرے بچے کو اس کیس سے بری فرماوے اور دعا و امن عطا فرمائے۔
راقم الحروف محمد ابراہیم ... [illegible]

شلاً دنیا کی تمام حکومتیں طاغوتی یعنی شیطانی ہیں۔ اور ان طاغوتی حکومتوں کو مٹانے کے لئے جہاد بالسیف فرض ہے۔ اور اسی جہاد کے لئے مشق کے طور پر خدا تعالیٰ نے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ عبادات ودیعت فرمائی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مودودی صاحب کی تحریکات اور آپ کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اسلام کو بھی کمیونزم، بولشویزم اور مارکسیزم جیسی ایک تحریک سمجھا ہے۔ مقرر نے جماعت اسلامی کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اس کے غیر اسلامی اور باغیانہ کارناموں کا ذکر کیا۔ آخر میں صاحب موصوف نے حکومت الٰہی کی تعریف قرآن کریم کے احکام کی روشنی میں کی۔

اس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کے ایک دوسرے فاضل مبلغ محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کی صداقت کے معیار قرآن کریم اور کتب سابقہ کے ذریعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ یہی سب معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ نے آیت قرآنی فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کا نہایت احسن پیرائے میں مطلب واضح کرتے ہوئے صداقت مسیح موعود پر روشنی ڈالی نیز آپ کی کامیابی اور آپ کے مخالفین کی ناکامیوں کا نقشہ دلنشیں پیرائے میں وقد خاب من افتریٰ۔ و من اظلم ممن افتریٰ ...... انا لننصر رسلنا والذین آمنوا وغیرہ آیات قرآنی کے ذریعہ کھینچا۔ نیز آپ نے ضروریات زمانہ۔ علامات مہدی علیہ السلام پر بھی سیر حاصل بحث فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل نے زیر عنوان "پیشگوئیاں" اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے مسیح وقت کے زمانے کے متعلق حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیوں کا تفصیلی رنگ میں ذکر کیا۔ دجال۔ یاجوج ماجوج۔ دابۃ الارض۔ فلسطین میں یہودیوں کی حکومت کا قیام۔ موجودہ ایٹم و ہائیڈروجن بم کی ایجاد اور ایکسیڈنٹ بازی وغیرہ امور پر نہایت ہی واضح رنگ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے افریقہ کی اُبھرتی ہوئی اقوام میں احمدیت کی تبلیغ اور اس کے خوش کن اثر کا ذکر کیا۔ م

یہ مکرم مولوی صاحب کی معلومات سے پُر تقریر کا مالا یالم زبان میں محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے بہترین رنگ میں ترجمہ کر کے سنایا۔

اس کے بعد مختصر طور پر صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے تمام سامعین و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ جلسہ رات کے ساڑھے ۱۱ بجے یعنی پورے ۶ گھنٹوں کے بعد نہایت ہی خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

«مکہ مکرمہ» کا عالمی اجتماع

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

حاجیوں نے بخیریت ارکان حج اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے فارغ ہو کر واپس آ رہے ہیں "مکہ مکرمہ" کے "مکتبۂ ثقافت" نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال ۸۷ ممالک کے لگ بھگ تین لاکھ مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا۔ اس فہرست میں ایسے ایسے ممالک کے نام بھی نظر آ رہے ہیں جو جغرافیہ کی کتابوں میں بھی شاید ہی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ مسلمان ایک بین الاقوامی قوم ہے۔ اور "حج" ایک عالمی روحانی اجتماع ہے۔

اس فہرست میں سب سے زیادہ تعداد "ترکی" کے حجاج کی دکھائی گئی ہے۔ یعنی ۲۱۶۰۳۔ حالانکہ مشہور یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کی "مذہب دشمن" تحریک کے باعث ترک قوم اسلام سے باغی ہو گئی ہے۔ لیکن اس اعلامیہ سے ظاہر ہے کہ "مذہب دشمن" تحریک ترکی میں بھی ناکام ہوئی۔ اور ترک عوام ابھی تک اسلام کے اسی طرح پابند ہیں۔ جس طرح عرب، ایران یا ہندوستان کے۔

ترکی کے بعد سب سے زیادہ تعداد "سوڈان" کے حجاج کی تھی۔ اس کے بعد بالترتیب ایران، مصر، ہندوستان اور پاکستان کا نمبر ہے۔ افریقی ممالک میں سب سے بڑی تعداد "نائیجیریا" کے حجاج کی تھی۔ یعنی ۱۲۱۰۹۔ برطانیہ سے ۳۵۷ اور "روس" سے ۳۰۸ مسلمان حج بیت اللہ کو آئے تھے۔ یونان، یوگوسلاویہ اور فرانس سے آنے والوں کی تعداد دو دو سو کے قریب تھی۔ اٹلی، ارجنٹائن اور اسپین سے صرف ایک ایک مسلمان حج کو آئے۔ تعجب "چین" پر ہے کہ وہاں سے صرف دس مسلمان حج کو آ سکے۔ حالانکہ وہاں مسلمانوں کی تعداد کم از کم تین کروڑ بتائی جاتی ہے۔ چین سے بہتر تو نیپال نکلا۔ جہاں کے ۲۲ مسلمانوں کو حج "بیت اللہ" کی توفیق ملی۔

یہ تو ان عشاق کا بیان ہے۔ جن کو دیار حبیب میں جانے کی اجازت ملی۔ اور جو اس محفل کی لذتوں سے لطف اندوز ہو کر لوٹے ہیں لیکن وہ سوختہ جان "جو اذن باریابی حاصل نہ کر سکے۔ ان کے دیدۂ گریاں و قلب بریاں کا کیا حال ہے۔ وہ اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب وہ بھی خانۂ دلدار کا طواف کر سکیں گے۔ اور ان کی آنکھیں بھی دیدار یار سے پُر نور ہوں گی۔ یہ خوش قسمت ہیں جنہیں اور کچھ دن آتش انتظار میں تڑپنے کا موقع ملا ہے۔ خدا نے چاہا تو یہ اوروں سے زیادہ کندن بن کے نکلیں گے۔

لیکن افسوس کہ جنہیں امسال حج بیت اللہ کی اجازت ملی۔ ان میں مجھے چند ایسے نام بھی نظر آ رہے ہیں۔ جو حرم شریف میں بھی ایک دوسرے کے بدن سے احرام کے کپڑے اتارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ شاید یہودیوں کی طرح ان کا بھی یہ خیال ہے کہ صرف وہی خدا کے دوست اور محبوب ہیں۔ ان کے علاوہ اور کسی کو اس "ارض حرم" میں قدم دھرنے کی اجازت نہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو مشرب عشق و محبت سے واقف نہیں۔ یہ اپنے "خانہ ساز عشق" کو عشق حقیقی سمجھ رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں ایک نام ڈاکٹر "سہراب" پاکوڑ۔ دربھنگہ (بہار) کا نظر آیا۔ وہ جب حج کو گیا تو اپنے ساتھ اشتہاروں کا ایک پلندہ بھی لیتا گیا۔ جس کا نام ہے "دجال موعود" مکہ مکرمہ میں یہ اشتہار تقسیم کیا گیا۔ اس اشتہار کے لکھنے والے ہیں ڈاکٹر مصلح الدین سلفی۔ یہ اشتہار کیا ہے سطحی خیالات اور پست ذہنیت کا ایک گھناؤنا مظاہرہ ہے۔ وہی چند رٹی ہوئی باتیں جو امت کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لئے ان کو انگریزوں نے بتائیں۔ بخدا دنیا میں ایسے شاگرد کم ہی نظر آئیں گے جو استاد کا بتایا ہوا سبق اتنی بار دہرائیں۔

انگریزوں نے جب دیکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں میں زندگی اور عمل کی روح پھونک رہے ہیں۔ تو انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں مسلمان

پھر اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس لئے انہوں نے چند درباری علماء کو آپ کی مخالفت پر اکسایا۔ ان سے کہا کہ تم جہاد کرنے والے اور شبخون مارنے والے لوگ ہو۔ اسلام نے تم کو یہی تعلیم دی ہے۔ تمہارے درمیان یہ کون سا شخص پیدا ہو گیا ہے جو تم کو پُر امن اور باعزت شہری بن کر زندگی گذارنے کی تلقین کر رہا ہے۔ تم اس کی مخالفت کیوں نہیں کرتے ہیں۔ انگریزوں کی یہ سیاست کام کر گئی۔ اور ان کم نظر علماء نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ سوال کرنا شروع کر دیا کہ آپ مسلمانوں کو پُر امن اور باعزت زندگی گذارنے کی تلقین کیوں کرتے ہیں۔ کیا آپ مسلمان نہیں؟ اگر مسلمان ہیں تو چلئے ہمارے ساتھ شبخون ماریئے۔

درحقیقت یہ سبق اسلام کا تھا نہ کسی اور مذہب کا۔ یہ تو انگریزوں کی ایک کامیاب سیاست تھی۔ مگر اعداء احمدیت میں وہ فراست کہاں کہ یہ طاغوتی سیاست سمجھ سکیں۔ اس لئے یہ آج تک وہی سبق دہراتے چلے جا رہے ہیں۔ اس اشتہار میں بھی سب سے پہلے یہی بات کہی گئی ہے پھر اور چند خرافات۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا راگ بھی الاپا گیا ہے۔ اور اس مرد خدا کو کون سمجھائے کہ جس سرزمین میں تم یہ اشتہار تقسیم کر رہے ہو۔ وہیں سے ابھی قرآن شریف کی ایک تفسیر شائع ہوئی ہے جس میں تمہارے اس خیال کو بالکل غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اور انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ "مصر" تو پہلے ہی یہ فتوے دے چکا ہے اب عرب نے بھی یہی فتوے دیدیا۔

میں نے ابھی جس تفسیر کا ذکر کیا یہ علامہ "اسد" کی تفسیر ہے۔ اور ایک معاصر کی رپورٹ کے مطابق "رابطہ عالم اسلامیہ مکہ" کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس تفسیر کو اکثر نامور علماء اسلام کی تائید حاصل ہے۔ پھر "رابطۂ عالم اسلامیہ" کی طرف سے اس کا اشاعت پذیر ہونا اس کے مستند اور قابل اعتماد ہونے کی دوسری دلیل ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے مذہبی ادارے بھی اس مسئلہ پر غور کریں۔ اور علماء مصر و عرب کی طرح یہ بھی اعلان کر دیں کہ قرآن پاک میں "حیات عیسیٰ" کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ تو یقین ہے کہ آج نہیں تو کل انہیں بھی یہ اعلان کرنا ہی ہے۔ مگر ہماری خواہش یہ ہے کہ ہمارے ملک کے علماء "فضلہ خواروں" کی صف میں نہ بیٹھیں۔ بلکہ یہ بھی اپنی قوت اجتہاد کا ثبوت دیں۔

قدرتِ ثانیہ کا کبھی ختم نہ ہونے والا دائمی سلسلہ

ایمان بالخلافت کی حفاظت اور اس کی بنیادی اہمیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے یہ عظیم الشان غرض اللہ تعالےٰ کی خاص مشیت اور غیر معمولی تائید ونصرت کے ماتحت آپکے ذریعہ نہایت مہتم بالشان طریق پر دو طرح سے پوری ہوئی۔

اوّل تو آپ نے دلائل و براہین اور بارش کی طرح برسنے والے آسمانی نشانوں کے ذریعہ اسلام کو ایک ابدی صداقت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کے لحاظ سے کل ادیان پر غالب کر دکھایا حتیٰ کہ دُنیا کے تمام مذاہب ایک عاجز و درماندہ دشمن کی طرح اسلام کے آگے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے۔ دوسرے آپ نے جماعت احمدیہ کے نام سے اسلام کا درد رکھنے والی ایک فدائی جماعت قائم کی۔ آپ نے اس جماعت کے افراد کو اخلاقِ فاضلہ اور دیگر اوصاف حمیدہ سے متصف کرنے کے علاوہ انہیں

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کے خدائی وعدہ کے پیشِ نظر ایمان بالخلافت اور اس کے مناسب حال اعمال سے بھی متصف کر دکھایا اور اس ایمان بالخلافت اور مناسب حال اعمال کی اس شان سے آبیاری فرمائی کہ وہ فی الحقیقت خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کے اہل بن گئے۔ جماعت کے قیام اور اس کی روحانی تربیت میں اس قدر دل سوزی اور جانفشانی سے آپ کی غرض یہی تھی کہ غلبۂ اسلام کی جس مہم کا اللہ تعالےٰ کے حکم سے آپ نے آغاز فرمایا ہے۔ نظام خلافت کی برکت سے وہ آپ کے بعد بھی جاری رہے۔ اور اسلام علمی اور روحانی فتح کے بعد عملاً بھی پوری دنیا پر غالب آ جائے۔

حضور نے اپنے بعد قائم ہونے والے خلافت کے آسمانی نظام کو قدرتِ ثانیہ قرار دیا۔ اور پھر قدرتِ ثانیہ کے رنگ میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام اور اس کے اجراء کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔" (الوصیت)

رسالہ الوصیت میں حضور نے اپنے وصال کی قبل از وقت خبر دینے کے بعد نظام خلافت کے قیام اور اس کے اجراء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس (قربِ وصال کی خبر) سے جو میں نے تمہارے درمیان بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی!"

(الوصیت)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وصال کے بعد نظام خلافت کے قیام کی ہی بشارت نہیں دی بلکہ خدا سے خبر پاکر یہ عظیم الشان بشارت بھی دی ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قیامت تک جاری رہے گا۔ یعنی اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

---

۲۶ رمئی

یوم وصال سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

(۱)

یا مسیح الخلق عدوانا کہیں | زمانہ طوفانِ ضلالت میں بہیں
بارگاہِ ایزدی میں ہے دعا | ہم تمہارے ہیں تمہارے ہی رہیں

(۲)

سخت شورے اوفتاد اندر زمیں | رحم کن بر ما یا الٰہ العالمین
قائم و دائم بود امن و اماں | ایں دعائے از کمین دانہ چین

(۳)

جان و دل سے ہیں فدائے مرسلیں | ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ آخرین
فتح و نصرت کی ہمیں بخشو کلید | تاکہ یہ دنیا بنے خُلدِ بریں

(۴)

احمدی درویش سب دل ریش ہیں | بے قرار و مضطر ان کے خویش ہیں
یا الٰہی تو ہی ہے ان کا حفیظ | وہ وفادار و صداقت کیش ہیں

(۵)

بر مزار حضرتِ مہدی امام | اکمل اندوہگیں سے صد سلام
بے نظر امروز تیری ہی ضیاء | اس شبِ تاریک میں ماہِ تمام

درخواست دعا

اس سال میرے لڑکا داؤد احمد نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ اس سال میری پوتی عزیزہ نہیدہ بیگم بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہے اور ایک پوتی عزیزہ بشریٰ بیگم میٹرک اور ایک بھتیجی عزیزہ ساجدہ بیگم بھی میٹرک کا امتحان دیا ہے اور میری بچی عزیزہ رضوانہ بیگم نے بھی میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان سب بچے بچیوں کی اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار
اختر بیگم سیکرٹری لجنہ سنگا پور

جنوبی افریقہ سے ایک مکتوب!

یہ میرے ایک مخلص دوست ڈاکٹر "علی حیتہ" کا خط ہے۔ بمبئی میں ہم دونوں اکثر ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے تھے۔ کبھی کبھی جب علمی مسائل پر گفتگو چھڑتی تو تبادلۂ خیالات میں رات کا بڑا حصہ گذر جاتا۔ جب وہ پہلے پہل مجھ سے ملے تو ان پر دہریت کا غلبہ تھا۔ مگر باہمی میل جول سے ان کا رنگ بدل گیا۔ اور وہ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ امسال ان کا نصاب تعلیم ختم ہو گیا۔ وہ اور کچھ دن بمبئی ٹھہرنا چاہتے تھے۔ مگر اس ملک میں ان کا قیام اتنا لمبا ہو گیا تھا کہ اگر جلد "جنوبی افریقہ" واپس نہ جاتے تو وہاں کے "حقوق شہریت" سے محروم ہو جاتے۔ اس لئے انہیں مجبوراً عجلت میں جانا پڑا۔ انہوں نے وہاں سے جو خط بھیجا ہے۔ معلومات افزا ہے اس سے جنوبی افریقہ کے ماحول پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لئے اس خط کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ اصل خط نظارت دعوت وتبلیغ قادیان کے آفس میں ریکارڈ کے لئے بھیجدیا ہے۔

سمیع اللہ
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

از طرف ڈاکٹر علی حیتہ
87, Leader Street
Cape Town
(S. Africa)
تاریخ 18-4-65

پیارے مولوی صاحب!

مجھے ایڈنبگ میں آئے دو ماہ گذر گئے۔ میں اتنے دن اپنے رشتہ داروں کے درمیان فرصت کی پُر مسرت گھڑیاں بسر کرنے میں مصروف رہا۔ اس لئے آپ کو جلد خط نہ لکھ سکا۔ معاف کریں گے کہ میں بمبئی سے روانگی کے وقت بھی آپ سے مل نہ سکا۔ میں (رتناگیری سے آنے کے بعد) صرف دو دن وہاں ٹھہرا تھا۔

میں یہ کہنے سے اپنے کو باز نہیں رکھ سکتا کہ میں جتنے لوگوں سے ملا ہوں ان میں سے آپ نے مذہبی امور میں مجھ پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے۔ مجھے آپ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی قدر پہنچانی۔ اس لئے میں جذبات تشکر کے ماتحت یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔

میرے ایک چچا جو "صوفی ازم" کے ممبر ہیں۔ دو ہفتہ پہلے انہوں نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کی۔ انہوں نے "اسلام میں تحریک تصوف" کے عنوان پر اظہار خیال کیا۔ اس جلسہ میں بھی ست رکھید تھا۔

ایک شریف نوجوان مسٹر ابراہیم جو امسال "ربوہ" کے جلسہ سالانہ میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور جو آپ کو بھی جانتے ہیں۔ یہاں کے احمدی احباب تین خاندانوں پر مشتمل ہیں۔ اور یہ لوگ حیرت انگیز کام کر رہے ہیں۔ ان میں اکثر تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ مگر افسوس کہ ان کو مسلمانوں کی "جوڈیشل کونسل" کی طرف سے سخت مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ کونسل مساجد کے اماموں کی ہے۔ ان میں اکثر ناکارہ اور کم علم آدمی ہیں۔ ان چند ہفتوں میں ان شخصوں نے تحریک احمدیت کی بڑی مخالفت کی۔ ان کا عام دستور یہ ہے کہ نماز جمعہ کے بعد مساجد میں ایسے جلسے کرتے ہیں۔

یہ بھی قسمت کی بات ہے کہ دو اخبار جو احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ یعنی "مسلم نیوز" اور "مسلم ڈائجسٹ" پبلک کی نظر میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے لیکن میرا خیال ہے کہ اس کے باوجود وہ مخالفانہ جذبات کے ابھارنے میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ یہاں غیر احمدیوں میں ایسے روشن خیال لوگ بھی ہیں جو جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں اور حسن کردار کی تعریف کرتے ہیں۔

آج کل اس ملک کی پالیسی باہر سے آنے والے ہندوستانیوں کے خلاف سخت ہو گئی ہے۔ لیکن مذہبی شخصیتوں کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے

چند ہفتہ پہلے ایک "سوامی جی" ہندوستان سے آئے تھے جن کی شخصیت میں یورپین لوگوں کے لئے بھی بڑی کشش تھی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت بھی کسی آدمی کو یہاں بھیجے۔ مشرقی افریقہ سے کوئی شخص بہت آسانی سے آسکتا ہے۔

احمدیت کے خلاف زیادہ تر اعتراضات "برنی" کی کتاب سے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ آپ کا مرکز یہاں وہ کتاب بھیجے جس میں ان اعتراضوں کا جواب ہو۔ میری خواہش ہے کہ یہ کتاب یہاں اسی طرح تقسیم کی جائے جس طرح "یوکرلیسنگ کانگریس" کے موقعہ پر اور کتابیں تقسیم کی گئی تھیں۔ اگرچہ مقامی جماعت بھی ان اعتراضات کے جواب دینے کی مقدور بھر کوشش کرتی ہے۔ لیکن کوئی ہندوستانی یا پاکستانی عالم زیادہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کر سکے گا۔

ایک پادری جنہوں نے "ووکنگ مشن" کے ذریعہ اسلام قبول کیا ہے پچھلے دنوں سال بھر یہاں رہے۔ اکثر مسلمان ان کی باتیں سننے جاتے مگر بدقسمتی کہ انہوں نے تحریک احمدیت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

اور اب میں یہاں کی کچھ سوشل حالت لکھوں

"ملائی مسلمان" یہ خالی قسم کے مسلمان ہیں۔ حج کو جاتے اور عبادت کرتے ہیں۔ مگر ان کی اخلاقی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ ان کی لڑکیاں تو بہت مغرب زدہ ہو گئی ہیں۔ مذہبی تعلیم کا رواج ہے۔ مگر اچھے اخلاق کی کمی ہے۔

"ہندوستانی مسلمان" تو یہ تاجر قسم کے لوگ ہیں۔ بہت کم سوشل ہوتے نوجوان نسل دھیرے دھیرے ہندوستانی تہذیب سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ ان کی طرف سے جو سوشل کام کئے جاتے ہیں۔ ان سے ان کی اقتصادی حالت بھی ترقی نہیں کرتی۔

"رنگدار مسلمان" یہ ہر بات میں حکومت کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ سوشل شعور نہیں رکھتے۔

میں افریقہ کے خاص باشندوں کے متعلق زیادہ علم نہیں رکھتا۔ چونکہ وہ شہروں میں نہیں رہتے۔ ان کی بستیاں الگ ہیں۔ وہاں اجازت کے بغیر جا بھی نہیں سکتے۔ ان کے درمیان اسلام کی اشاعت کرنا آپ کی جماعت کے لئے بہت دشوار کام ہے۔

بمبئی چھوڑنے سے پہلے مجھے ایک جلسہ میں شرکت کا موقعہ ملا تھا جس میں Sane guruji کی ایک مرہٹی تصنیف کا افتتاح ہوا تھا اس کتاب کا نام ہے "اسلامی سنسکرتی" اس کی اشاعت میں حارث صاحب نے بڑا حصہ لیا ہے۔ گرو جی مہاراشٹر میں بہت معزز سمجھے جاتے ہیں انہوں نے کتاب عقیدت سے لکھی ہے۔ لیکن جب میں نے وہ کتاب پڑھی تو افسوس ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کی عمر غلط لکھی ہے۔ اسی طرح یہود کے باب میں بھی بعض غلط باتیں درج ہیں۔ یہ کتاب ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بہت مقبول ہوئی ہے۔

اگلے ماہ سے اپنا کام شروع کر رہا ہوں۔ اس اثنا میں مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اگر آپ کی طرف سے خط کا جواب آجائے۔

اپنے لڑکوں کو اور آزاد نوجوان مدراس کو میرا اسلام کہیں گے۔ آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں گے۔

آپ کا وفادار
ڈاکٹر علی حیتہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ گذشتہ دنوں ہائی بلڈ پریشر کا حملہ ہوا تھا حملہ بہت سخت تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ اب میرے دائیں کندھے میں سخت درد ہے۔ علاج جاری ہے احباب میری صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار مولوی محمد اسمٰعیل یادگیری وکیل

۲۔ اخبار بدر سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے کار کے حادثہ میں زخمی ہونے کی اطلاع سے ہماری جماعت کو بہت درد وغم ہوا۔ ہم سب دعائیں کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید منظور احمد نیو کیپٹل اڑیسہ

درخواست دعا۔ میں اپنی والدہ کی طویل علالت اور بچوں اور دونوں بیویوں کی بیماری کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ احباب ان سب کی صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالحق خادم چارکوٹ

وصـــــــایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کسی وصیت کے بارہ میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۵۱۰ - میں کے دی عیسیٰ کویا ولد کے دی محی الدین کویا قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۲۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد کی طرف سے ۱۰/۱ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا آئندہ جو آمد و جائداد ہوگی یا میری وفات کے وقت جو میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد کے دی عیسیٰ کویا موصی ۲۴/۱/۶۴

گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد گنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴ - گواہ شد کے. پی. اسو صاحب ولد متوں صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۲۷ - میں کے محمد کویا ولد کنجید و صاحب قوم احمدی پیشہ بروکر عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ خاص ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان جس کا رقبہ دو سینٹ ہے اس میں چار کمرے ہیں اور قیمت اندازاً ۹۰۰۰/- روپیہ ہے۔ یہ مکان محلہ کلائی کالیکٹ میں واقع ہے۔ اس میں میرا ۱/۳ حصہ ہے۔ دو حصے میرے دو بھائیوں کے ہیں (۲) میرا تجارتی سرمایہ ۱۰۰۰/- روپیہ کاروبار پر لگا ہوا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

میری ماہوار آمد ۸۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور تا زیست اس پر قائم رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد کے محمد کویا موصی ۲۴/۱/۶۴

گواہ شد صدیق امیر علی ولد گنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴

گواہ شد کے. پی. اسو ولد متوں صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۲۶ - میں پی۔ پی عبدالرحمن کویا ولد موسے کویا صاحب قوم احمدی پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ خاص ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ ناریل کا ایک باغ جس کا رقبہ ایک ایکڑ ہے جو میرے قبضہ میں ہے اور مجھے تاحینِ حیات اس کے پھل سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہے۔ زمین میری نہیں ہے۔ مجھے اس باغ سے ۴۵۰/- روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد پی. پی عبدالرحمن کویا موصی ۲۴/۱/۶۴ -

گواہ شد کے. پی. اسو ولد متوں صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴

گواہ شد صدیق امیر علی ولد گنج صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ کیرالہ ۲۴/۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۲۸ - میں ایم علی کویا ولد مامون کویا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کالیکٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان واقع محلہ نگرام ستھم کالیکٹ جس کا رقبہ پندرہ سینٹ ہے اور جس میں دس عدد رہائشی کمرے ہیں ہم تینوں بھائیوں اور دو بہنوں میں مشترک ہے۔ گویا میرا حصہ ۱/۴ ہے۔ اس مکان کی قیمت ۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔

(۲) تجارتی کاروبار میں میرا سرمایہ پندرہ ہزار روپیہ لگا ہوا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے اپنے تجارتی کاروبار سے مبلغ دو صد روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ایم علی کویا صاحب موصی ۲۴/۱/۶۴ -

گواہ شد صدیق امیر علی ولد گنج احمد ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴ -

گواہ شد کے. پی اسو صاحب ولد متوں صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۴/۱/۶۴ -

نمبر ۱۳۶۴۸ - میں عالیہ بیگم زوجہ سید جعفر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ صدر معلمہ عالیہ سکول عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن سید علی چبوترہ ڈاک خانہ شاہ علی بنڈہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر گیارہ ہزار روپیہ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ گیارہ صد روپیہ میرے شوہر مکرم سید جعفر حسین صاحب ادا فرما دیں گے۔

۲۔ پلاٹ اراضی تیرہ ہزار گز موقوعہ شادنگر ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش اسٹیشن روڈ جس کی موجودہ بازاری قیمت تیرہ ہزار روپیہ ہے۔

(۳) میں ایک پرائیویٹ اسکول چلا رہی ہوں جس میں میرا سرمایہ دو ہزار روپیہ لگا ہوا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

علاوہ ازیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مدرسہ عالیہ مذکور سے مجھے تنخواہ کی صورت میں ۱۵۰/- روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ عالیہ بیگم موصیہ ۸/۱۱/۶۴ -

گواہ شد مولوی احمد حسین صاحب مومن منزل سعید آباد حیدرآباد دکن ۸/۱۱/۶۴

گواہ شد سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ شادنگر آندھرا شوہر موصیہ ۸/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۶۰۶ - میں کے. ایس عمر صاحب ولد کے. ایم صوفی صاحب قوم احمدی پیشہ لاری ایجنٹ عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن مرکرا ڈاک خانہ خاص ضلع کرگ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں۔ میرا ایک پرانا لاری ہے جس کا موجودہ اندازاً قیمت ۲۲۰۰۰/- روپیہ ہے جس کا نصف حصہ میرے حقیقی بھائی کے. ایس عبدالقادر کا ہے۔ اس حساب سے خاکسار کا موجودہ حصہ ۱۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس گیارہ ہزار روپے کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف اس لاری کی آمد پر ہے جو ماہوار اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد کے. ایس. عمر بقلم خود۔

گواہ شد پی۔ آئی اسماعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرکرا۔

گواہ شد مولوی عبد السلام مبلغ جماعت احمدیہ مرکرا۔

نمبر ۱۳۴۴۶ - میں عائشہ بیگم زوجہ میاں محمد عمر سہگل قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ بشمول حق مہر وغیرہ کل مبلغ دس ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس کے علاوہ مجھے مبلغ دو سو روپیہ ماہوار بطور خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور نیز بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ علاوہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامتہ عائشہ بیگم پی. ۳۹ پرنسپ اسٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۳ -

گواہ شد خاوند موصیہ محمد عمر سہگل پی. ۲۹ پرنسپ اسٹیٹ کلکتہ ۱۳۔

گواہ شد راقم الحروف محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد کلکتہ ۲۹ ۸/۶۴

گواہ شد۔ محمود احمد سلیم پی. ۲۹ پرنسپ کلکتہ نمبر ۱۳

نمبر ۱۴۴۴۷ میں زبیدہ بیگم زوجہ میاں محمد بشیر سہگل قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ بشمول حق مہر وغیرہ کل مبلغ دس ہزار روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس کے علاوہ مجھے مبلغ دو سو روپیہ ماہوار بطور خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو وقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدمیں کروں تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ زبیدہ بیگم نمبر پی ۳-۱ پرنسپ اسٹریٹ کلکتہ ۱۳

گواہ شد خاوند موصیہ محمد بشیر سہگل پرنسپ اسٹریٹ نمبر ۱۳ کلکتہ ۱۳

گواہ شد محمود احمد اسلم پی ۲۹ پرنسپ سٹریٹ کلکتہ ۱۳

گواہ شد راقم الحروف محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد کلکتہ ۲۹ ۸/۶۴

اشاعتِ لٹریچر

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے ۱ ۵/۶۴ سے ۳۰ ۴/۶۵ تک اپنے بجٹ سال گذشتہ میں جو تبلیغی لٹریچر ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرانے اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے شائع کیا ہے۔ اس کی تفصیل اخبار بدر میں شائع کرتے ہوئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ نظارت نے اپنے قلیل بجٹ اور محدود ذرائع آمد اور بعض کتب کے لئے زرمنہ حاصل کر کے جو لٹریچر شائع کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں اس لٹریچر کو طالبان حق و صداقت تک پہنچانے اور تبلیغی میدان میں اس لٹریچر سے احسن طور پر فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ روحیں حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہوسکیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

۱۔ قرآن مجید انگریزی ۶۰۰۰ — ۲۔ قرآن مجید پارہ اول ہندی ۶۰۰۰

۳۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی ۶۰۰۰ — ۴۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی ۵۰۰۰

۵۔ لائف آف محمدؐ انگریزی ۲۰۰۰ — ۶۔ اسلامی نماز ہندی ۵۰۰۰

۷۔ اسلام اور اشتراکیت انگریزی ۴۰۰۰ —

۸۔ امن کے شہزادہ کا آخری پیغام (پیغام صلح) انگریزی ۴۰۰۰

۹۔ مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت پر علمی تبصرہ (اردو) ۴۰۰۰

۱۰۔ ضرورت مذہب (اردو) ۴۰۰۰ — ۱۱۔ تبلیغ ہدایت (اردو) ۴۰۰۰

۱۲۔ دعوۃ الامیر (اردو) ۱۰۰۰ — ۱۳۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگریزی ۸۰۰۰

۱۴۔ احمدیہ موومنٹ (لندن لیکچر) انگریزی ۴۰۰۰۔

۱۵۔ محمدؐ انسانیت کا ہمدرد (انگریزی) ۴۰۰۰۔

۱۶۔ محمدؐ عورتوں کو آزاد کرانیوالا (انگریزی) ۴۰۰۰ — ۱۷۔ اسلام میں غلامی پیچیدگیوں کا حل انگریزی ۴۰۰۰

۱۸۔ ہمارے عقائد (ہینڈبل) " ۲۰۰۰۰

۱۹۔ اسلام نے عالمی اخوت کے لئے کیا کیا (ہینڈبل) انگریزی ۲۰۰۰۰

۲۰۔ آپ کس طرح اپنی قیمتی متاع حاصل کر سکتے ہیں (ہینڈبل) انگریزی ۲۰۰۰۰

۲۱۔ مناظرہ یادگیر (اردو) ۱۰۰۰

۲۲۔ سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ (اردو) ۳۰۰۰ — ۲۳۔ مسیح ہندوستان میں (انگریزی) ۴۰۰۰

۲۴۔ مسیح کہاں فوت ہوئے (انگریزی) ۴۰۰۰ — ۲۵۔ پوپ کو ایڈریس (انگریزی) ۱۱۵۰۰

۲۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں جدید انکشافات (انگریزی) ۲۵۰۰۰

جماعت حیدرآباد کی طرف سے شائع ہوا۔

۲۷۔ بائیبل کی رو سے مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی (ہینڈبل) انگریزی ۲۰۰۰

مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۷ رمئی۔ افسوس آج قبل از دوپہر ہمارے ایک بزرگ درویش مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اور بڑھاپے اور بیماری نے مل کر انہیں کمزور کر دیا تھا۔

شیخ صاحب مرحوم موضع سامان ضلع کیمل پور (مغربی پاکستان) کے رہنے والے تھے۔ اور احمدیت کے مرکز کی خدمت کے لئے ابتدا سے زمانہ درویشی سے قادیان میں قیام پذیر تھے۔

شیخ صاحب صوفی منش بزرگ تھے۔ بہت ہی کم گو تھے۔ اور تنہائی پسند تھے جب تک حرکت کے قابل رہے مسجد مبارک کا ایک گوشہ ہمیشہ آباد رکھا۔ اور تمام نمازیوں سے پہلے اپنے اس گوشہ پر قبضہ کرتے تھے۔ دعاؤں اور وظائف میں بہت شغف تھا۔ تقریباً دو سال قبل بیماری کی حالت میں ہی پاکستان گئے تھے۔ لیکن وہاں جاکر زیادہ بیمار ہو گئے۔ اور چند ماہ قبل پھر واپس آ گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے۔ اور مرحوم کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مرحوم موصی تھے۔ بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالرحمٰن فاضل امیر نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

—— (ادارہ) ——

امریکہ میں خانۂ خدا کی تعمیر —— (بقیہ صفحہ اوّل)

غیر معمولی طریق سے اللہ تعالیٰ نے مالی امداد بہم پہنچائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

اس موقعہ پر ہم نے اپنی آنکھوں سے اس الہام کو بڑی صفائی کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا۔ کون کہتا ہے کہ ہم بے سروسامان ہیں۔ ہمارا زندہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے ہمارے ساتھ ہیں۔ اگر صرف مرکز کی گرانٹ سے ہم مسجد بناتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔ جتنی کہ چند غریب افراد کی مالی قربانیوں نیز اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سے مسجد بناکر خوشی ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ ٹھیکیداروں کی طرف سے جو تخمینے وصول ہوئے وہ ۲۵ اور ۲۵ ہزار ڈالر کے درمیان تھے البتہ ایک ٹھیکیدار نے ہمیں ۱۵ ہزار ڈالر کے قریب تخمینہ پیش کیا بلکہ بعد میں وہ اس رقم کو اور کم کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔ مگر اس کا مطالبہ یہ تھا کہ اسے مبلغ ۵ ہزار ڈالر بطور پیشگی ادا کئے جائیں۔ قریب تھا کہ ہم اس کے جھکمہ میں آجاتے مگر جب قانونی مشورہ کے لئے ایک وکیل کے پاس گئے۔ تو اس نے بتلایا کہ ٹھیکیدار مذکور ناقابل اعتبار ہے۔ لہٰذا اتنی بڑی رقم پیشگی ادا کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ ۵ مارچ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے تمام کام اپنی زیر نگرانی کرانے کا فیصلہ کیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تمام دیواریں (سوائے سامنے کی دیوار کے جس کا ۳/۴ حصہ مکمل ہو چکا ہے) تعمیر ہو چکی ہیں اور چھت کا سامان آچکا ہے ایک دو روز تک انشاء اللہ تعالیٰ چھت کا نچلا حصہ مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد اوپر کی چھت اور مینار اور گنبد بھی انشاء اللہ تیار ہوں گے جن کے لئے الگ ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح بجلی اور ہیٹنگ اور Drop Ceiling وغیرہ کے الگ الگ ٹھیکے دیئے ہوئے ہیں۔

جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس عظیم الشان خانۂ خدا کی بخیر و خوبی تکمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

غیر مسجد تو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بن ہی گئی ہے مگر جس بات کا سخت فکر لاحق ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اب جلد اس سنگلاخ زمین میں تبلیغ کا کوئی غیر معمولی نتیجہ پیدا فرمائے۔ لہٰذا دوستوں سے استدعا ہے کہ وہ مالکِ حقیقی کے حضور خصوصیت سے دعائیں کریں کہ وہ غیب سے اسلام اور احمدیت کی فتح و نصرت کے سامان پیدا کر دے۔ آمین ثم آمین۔

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

نوٹ :- یہ تقرر مورخہ ۳۰-۴-۶۵ تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے (ناظر اعلیٰ قادیان)

(۱) جماعت احمدیہ بھاگلپور

صدر - مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب
سیکرٹری مال - مکرم ایوب صاحب کمیسٹ
ر تبلیغ و تعلیم و تربیت } مکرم عبد الحلیم صاحب

(۲) جماعت احمدیہ بیرہ پورہ بہار

صدر - مکرم محمد ابراہیم احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت } مکرم سید صدر الدین صاحب
سیکرٹری مال - مکرم سید فیروز الدین صاحب

(۳) جماعت احمدیہ چک امیر چھ

ڈاکخانہ باڑی پورہ کشمیر
صدر - مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب
سیکرٹری مال و امور عامہ } مکرم منشی نصیر احمد خاں صاحب
ر تبلیغ و تعلیم و تربیت } ر منشی بشیر احمد خاں صاحب
امین - مکرم سمیع اللہ خاں صاحب

(۴) جماعت احمدیہ مونگھیر بہار

صدر - مکرم مولوی سید محمد نعیم صاحب
نائب صدر - ر سید عبد الجبار صاحب
سیکرٹری تبلیغ - مکرم عبد السلام صاحب
ر تعلیم و تربیت و امور عامہ } ر سید عبد الرزاق صاحب
ر مال - مکرم ضیاء العارفین صاحب

(۵) - جموں و کشمیر

صدر و سیکرٹری تبلیغ ر امور عامہ مال } مکرم بابو محمد یوسف صاحب
ر تعلیم و تربیت و ضیافت } مکرم محمد یونس صاحب

(۶) جماعت احمدیہ چارکوٹ ضلع پونچھ

صدر - مکرم میاں بشیر محمد صاحب
نائب صدر - ر میاں الف دین صاحب
سیکرٹری مال - ر رشید احمد صاحب ثاقب
ر تبلیغ - ر عبد الحق صاحب خادم
ر تعلیم و تربیت - ر صدر الدین صاحب
ر امور عامہ و تحریک جدید } ر محمد شفیع صاحب

سیکرٹری وصایا - مکرم عبد الحلیم صاحب
امین - مکرم ستار محمد صاحب

(۷) جماعت احمدیہ شاہجہانپورہ یوپی

صدر - مکرم قریشی محمد عقیل صاحب
جنرل سیکرٹری - مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب
سیکرٹری مال - ر ر محمد صادق صاحب
ر تبلیغ - ر ماسٹر حبیب احمد صاحب

(۸) جماعت احمدیہ شورت کشمیر

صدر - مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب ڈار
نائب صدر - مکرم خواجہ عبد المجید صاحب وانی
سیکرٹری مال - ر ر عبد الغفار صاحب حجن
ر امور عامہ - ر ر غلام محمد صاحب گنائی
ر تبلیغ - ر ر عبد العزیز صاحب
ر تعلیم و تربیت - ر ر عبد الصمد صاحب پڈر

(۹) چلنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر آندھرا

صدر - مکرم و محترم حاجی سیٹھ محمد معین الدین صاحب
سیکرٹری مال - مکرم حسن محمد صاحب کلال
ر تبلیغ - ر عبد الغنی صاحب
ر امور عامہ - ر سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
ر تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ } مکرم محمد عبد الحفیظ صاحب
مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کے چلنتہ کنٹہ سے باہر جانے کی صورت میں مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب قائمقام صدر ہوا کریں گے

(۱۰) جماعت احمدیہ کرناگاپلی کیرالہ

صدر - مکرم آئی محمد کنجو صاحب
نائب صدر - ر ایم محی الدین کنجو صاحب
سیکرٹری جنرل و امور عامہ و خارجہ } مکرم کے محمد کنجو صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
سیکرٹری تبلیغ - مکرم ایم یوسف صاحب
ر مال - مکرم ایم عبد القادر صاحب
ر ضیافت - ر ایم عبد الرحمٰن صاحب
ر تعلیم و تربیت - ر کے محمد کنجو صاحب
(رضیہ ماکرا)
ر جائیداد - مکرم ایم ابراہیم کٹی صاحب
آڈیٹر - مکرم کے۔ یو۔ محمد شمس الدین صاحب
امین - ر ایم عبد الرحمٰن صاحب

(۱۱) جماعت احمدیہ وڈمان ضلع مجنوب

صدر - مکرم محمد باشو میاں صاحب

سیکرٹری تبلیغ و امام الصلوٰۃ } مکرم محمد احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت - ر عبد اللہ صاحب
ر مال - مکرم یوسف علی صاحب

(۱۲) جماعت احمدیہ کوڈی تیور کیرالہ

صدر و آڈیٹر } مکرم جناب ایم۔ اے محمد صاحب
سیکرٹری جنرل - مکرم جناب ایم۔ سی۔ محمد صاحب
ر مال و امین - ر جناب کے۔ پی۔ محمد صاحب

(۱۳) جماعت احمدیہ کالیکٹ کیرالہ

صدر - مکرم کے۔ بی۔ آنشو صاحب
سیکرٹری جنرل و امام الصلوٰۃ } مکرم ایم۔ کے حسن کویا صاحب
سیکرٹری مال - مکرم جناب ٹی۔ تل صاحب
ر تبلیغ - مکرم کے۔ دی۔ نیبلی کویا صاحب
ر تعلیم تربیت - ر ر ایم۔ پی کو نجو صاحب
ر ضیافت - مکرم کے۔ اے محی الدین کویا صاحب۔
ر تحریک جدید و وقف جدید } مکرم سی۔ حمزہ کویا صاحب بی۔ اے
آڈیٹر - مکرم ایم علی صاحب
امین - مکرم اے۔ ایم حسن کویا صاحب

(۱۴) جماعت احمدیہ مرکرہ۔ کورگ

(میسور سٹیٹ)
صدر - مکرم۔ پی۔ ایچ۔ اسماعیل صاحب
سیکرٹری مال - مکرم۔ پی۔ احمد علی صاحب

(۱۵) جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز

سنگھ بوم۔ بہار
صدر - مکرم شیخ عبد المجید صاحب
ر ضیافت - مکرم شیخ ابراہیم صاحب
سیکرٹری مال - ر غلام محمد صاحب
ر تعلیم و تربیت - ر حیدر خان صاحب
ر تبلیغ - مکرم شیخ فضل احمد صاحب
ر ضیافت - ر ر منیر صاحب
ر امور عامہ - ر بشیر خان صاحب
ر تحریک جدید و وقف جدید } مکرم جماعت محمد صاحب

(۱۶) جماعت احمدیہ جمشید پور

(بہار)
سیکرٹری تبلیغ - مکرم سید حمید الدین احمد صاحب
ر تعلیم و تربیت - مکرم سید محمد سلیمان صاحب
ر مال - مکرم سید محمد احمد صاحب
ر تحریک جدید - مکرم سید احتشام الدین صاحب
ر امور عامہ - مکرم سید ناصر احمد صاحب

۱۷ - جماعت احمدیہ بنگلور

(میسور سٹیٹ)
صدر -
سیکرٹری جائیداد } مکرم حاجی۔ بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب
ر مال } مکرم ڈاکٹر مرلوی محمد امام صاحب
ر تعلیم و تربیت - مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب
ر تبلیغ - مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب
ر امور عامہ - ر بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب
آڈیٹر - مکرم محمد فضل اللہ صاحب بی کام

۱۸ - جماعت احمدیہ پیا لنگاڈی

(کیرالہ)
صدر و امین } مکرم ایم ابراہیم صاحب
سیکرٹری جنرل - مکرم سی۔ ایچ۔ عبد القادر صاحب
ر تبلیغ و آڈیٹر - مکرم بی۔ احمد صاحب
ر تعلیم و تربیت - مکرم سی۔ وی۔ قمر الدین صاحب
ر مال - مکرم ایم۔ این۔ عبد اللہ صاحب
ر تحریک جدید و وقف جدید } مکرم پی عبد السلام صاحب
ر امور عامہ - مکرم سی۔ کنی عبد اللہ صاحب
ر ضیافت و جائیداد } مکرم ایس۔ وی قمر الدین صاحب

دعا مغفرت

میرے نسبتی بھائی احمد علی خاں صاحب بعمر ۴۲ سال ۲۹ راپریل کو دس بجے رات حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت بابو محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ شاہجہانپوری مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اور مکرم حافظ عبد الجلیل صاحب شاہجہانپوری کے داماد تھے۔ انہوں نے ایک بیوہ دو لڑکے ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے۔ بڑی اہلیہ صاحبہ نے ان کو گیارہ ماہ کی عمر سے پالا تھا اس لئے ان کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں نیز پسماندگان کے لئے دعا فرمادیں۔ مولا کریم ان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

خاکسار عبد الکریم کراچی ۱۰-۵-۶۸

درخواست دعا - جناب والد صاحب بوجہ ناسازی طبع ... دعا کی درخواست ہے۔ ... صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ... خاکسارہ ... آزاد

خبریں

ماسکو ۷ ارپریل۔ روسی ماہرین کے تخمینہ کے مطابق تمام دنیا کے جن علاقوں میں کاشت کی جا رہی ہے ان سے ایک کھرب ۴۳ - ارب افراد کے لئے غذائی اشیاء حاصل کی جا سکتی ہیں۔ روسی ماہرین کا خیال ہے کہ زمین کی نسبت سمندروں کو تقریباً ۴ - ۲ گنا زیادہ شمسی قوت حاصل ہوتی ہے۔

لینن گراڈ۔ ۷ ارپریل۔ بھارت کے پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے کل شام بھارتی طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارت کو رن آف کچھ میں جنگ بندی تجاویز کے متعلق پاکستان کا جواب موصول [illegible] بھارتی حکام نے تجاویز یا پاکستان کے جواب کے متعلق کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ تاہم اتنا بتایا کہ جواب نامو افقانہ نوعیت کا ہے بہرحال حلقوں میں بھارت کے خارجہ سیکرٹری شری سی۔ ایس جھا کی لینن گراڈ پہنچنے کے چند گھنٹے بعد ہی نئی دہلی کی روانگی کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ شری شاستری نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا میں نے ابھی پاکستان کو جواب پوری طرح نہیں پڑھا گو یہ سنیچر وار کو موصول ہوا تھا۔ لیکن اگر اس سے بھارت کی بنیادی مانگ پوری ہو جائے کہ سابقہ چوکیوں کی توں پوزیشن بحال کی جائے تو اسے منظور کر لیا جائے گا۔ اور جونہی پاکستانی فوجیں بھارتی علاقہ سے نکل جائیں گی۔ تو بھارت رن آف کچھ میں سرحد کی نشان بندی کا مسئلہ طے کرنے کے لئے پاکستان کے ساتھ بات چیت شروع کر دے گا۔ اور اگر دونوں ملکوں کی براہ راست بات چیت سے کوئی حل نہ نکلے گا۔ تو بھارت اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے غیر جانب ٹریبونل کو بھی سونپنے کو تیار ہو گا۔ شری شاستری نے کہا کہ بات چیت کی یہ ساری کارروائی تین چار ماہ میں بالضرور ختم ہو لی چاہیئے بصورت دیگر بھارت اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے۔ اور انہیں پورا کرے گا۔ آپ نے کہا کہ بھارت نے یہ تنازعہ غیر جانبدار ٹریبونل کو سونپنا اس لئے منظور کر لیا ہے۔ کیونکہ اس نے تنازعہ علاقہ کی سرحدی نشان بندی کے متعلق اصول ۱۹۶۰ء میں جنرل شیخ وزیر منشر پاکستان، اور سردار سورن سنگھ وزیر فرجہ بھارت کے مابین بات چیت کے دوران منظور کر لیا تھا۔ برطانوی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے شری شاستری نے کہا کہ برطانیہ نے پہلے یہ سمجھاؤ دیا تھا کہ جنگ فی الفور بند کر دی جائے اور پھر جوں کی توں پوزیشن کی بحالی کے لئے بات چیت شروع کی جائے مگر ہم نے اسے منظور نہ کیا تھا۔ کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ جنگ بندی اور جوں کی توں پوزیشن کی بحالی کا کام ساتھ ساتھ ہو اس کے بعد برطانیہ نے ایک ہفتہ کے لئے جنگ بندی کا سمجھاؤ دیا۔ لیکن بھارت نے اسے نامنظور کر دیا کیونکہ اسے منظور کرنا جارحانہ حملہ آور کو جارحیت سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دینے کے مترادف ہوگا۔

شری شاستری نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اب کچھ سندھ سرحد پر سکون طاری ہے۔ لیکن ہم غیر معین عرصہ کے لئے انتظار نہیں کر سکتے۔ آپ نے طلباء کو یہ بھی بتایا کہ پاکستان نے کس طرح تین ہزار فوج کے ساتھ حملہ کیا اور کس طرح ہمارے تین سو سپاہیوں نے بڑی دلیری سے ان کا مقابلہ کیا۔ اور حملہ آور کو بھاری نقصان پہنچایا۔ اس تصادم میں پاکستان کے تین سو اور ہمارے ۴۸ افراد ہلاک ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ ہماری طرف رن کچھ کا یہ علاقہ دلدل ریتلا اور دشوار گزار ہے جبکہ پاکستان کی طرف کا علاقہ اونچا ہے اس کے علاوہ اس نے چند برسوں میں اپنے علاقہ میں سڑکیں اور چھاؤنیاں بھی بنائیں۔

بلا اور قتال مناسب ہے۔ وبا اللہ التوفیق۔

آپ کا چندہ اخبار بدر مورخہ ۲۸ - ۵ - ۶۵ و ۲۸ - ۶ - ۶۵ سے ختم ہے

مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمادیں۔

خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۱۴	مکرم میر غلام محمد صاحب یاڑی پورتی
۱۰۱۹	ر محمد الطاف صاحب امروہہ
۱۰۲۲	ر حافظ یٰسین صاحب کریا
۱۰۲۴	ر وزارت حسین صاحب خانپور ملکی
۱۰۲۶	ر ایچ فاروق احمد صاحب حیدر آباد
۱۰۲۹	ر ایم ابراہیم صاحب چنتہ گاڈی
۱۰۴۰	ر ولی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی ناری چیری
۱۰۴۵	ر مکرم مولوی احمد اللہ صاحب فاضل شرپیاں
۱۰۷۰	ر منور احمد صاحب صالح نگر
۱۰۷۶	ر جمیل احمد صاحب بہر
۱۰۷۷	مکرم محمد [illegible] صاحب [illegible]
۱۰۷۹	ر مرزا اطہر بیگ صاحب کشن گنج
۱۰۷۸	ر بشیر احمد صاحب بی۔ اے آرہ
۱۰۸۱	ر بابو تاج الدین صاحب اوورسیر سرینگر
۱۰۹۶	ر اختر احمد صاحب عالم پور
۱۱۲۰	ر رحمت علی صاحب درگا پور
۱۱۴۳	ر تاج الدین صاحب کالا پانڈی
۱۱۴۵	ر ایس۔ ایم۔ صالح صاحب کٹک
۱۱۵۱	ر پی۔ محمد صاحب مدراس
۱۱۵۴	ر سید یعقوب الرحمٰن صاحب ٹاپچر
۱۱۶۲	ر عبد الغنی صاحب بنٹ
۱۱۷۴	ر آندھرا آٹو موبائیل
۱۱۸۲	ر ایم کریم اللہ صاحب سیبون
۱۱۸۳	ر احمد اللہ بیگ صاحب حیدر آباد
۱۱۸۷	ر یو۔ کے عبد الشافی صاحب داناگور
۱۱۹۶	ر مسز ایم۔ ایس نساء صاحبہ بھونیشور
۱۲۰۴	مکرم مصطفےٰ صاحب حیدر آباد
۱۲۳۱	ر عطاء الرحمٰن صاحب آسام
۱۲۵۶	ر ننھے میاں صاحب منگلہ گھنو
۱۲۷۱	ر ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب فیض آباد
۱۳۰۴	ر بشیر الحق صاحب جمشید پور
۱۳۶۷	ر ایم۔ اے رشید صاحب یوپیادار
۱۴۰۵	ر مسعود احمد صاحب دسرہ کلکتہ
۱۴۴۰	ر یونس خان صاحب کٹک
۱۴۲۸	ر مولوی عبد الواحد صاحب سوانہ چوگام
۱۴۴۲	ر قاری محمد اسحاق صاحب حیدر آباد
۱۶۲۸	ر الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب یفتہ کنٹہ
۱۶۴۰	ر جیون خان صاحب کرنول
۱۶۸۲	ر منظور الاسلام صاحب
۱۶۴۴	ر قاضی سید محمد انیس صاحب ہاپنچ
۱۶۷۰	ر عبد الرؤف صاحب نارہ تی سنگرے
۱۶۷۷	ر محمد حشمت اللہ صاحب احمدی نظام آباد

(منیجر اخبار بدر قادیان)

خلافت کی برکات (بقیہ صفحہ ۲)

احمدیہ جماعت کو یہ سعادت حاصل ہے تو محض اور محض خلافت کی صحیح قیادت کی برکت سے ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہے جس کے ہاتھ پر ساری جماعت جمع ہے اس کے اشارے پر دین کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کی جا رہی ہیں۔ ان کا ایک مرکز ہے۔ اور مرکز کی برکات سے وہ بڑا بہت پا رہے ہیں۔ جبکہ روئے زمین کے دوسرے تمام مسلمان اُن منتشر بھیڑوں کی طرح ہیں۔ جن کا کوئی رکھوالا نہیں۔ اور نہ ہی اُن کی جدوجہد کا کوئی نقطہ مرکزی ہے اور نہ ہی صحیح قیادت انہیں حاصل ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ باوجود اکثریت میں ہونے کے اُن خدمات جلیلہ سے محروم ہیں۔ اور احمدیہ جماعت باوجود اقلیت میں ہونے کے ان سب پر بازی لے جا رہی ہے۔

پس یہ حقیقت ہے جسے مسلمان کو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی پوزیشن پر غور کرے۔ اور اسی جماعت سے وابستگی اختیار کرے جو زندہ جماعت ہے۔